قربان جانے والوں کے قربان جائیے!

ہمارے ملک میں عجیب و غریب قسم کی اسلامیت ہے۔ ایسا ملغوبہ ہے نہ اسے کھلم کھلا کفر کہا جاسکتا ہے اور نہ اسلام۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور عمل سراسر اسکے برعکس۔ ہمارے اعمال، ذوق، خواہش چاہتیں اور ترجیحات اس بے ہنگم سراپے کا پتا دیتے ہیں۔ مثلاً ہمارے معاشرے کی عورت کو ہی لیجیے، یہ منہ سے کہتی ہے۔ میں مسلمان ہوں مگر وہ خوش بخت خواتین کتنی ہیں جنہیں حرام حلال کا علم ہے؟ جنہیں نماز آتی ہے؟ جنہیں قرآن آتا ہے؟ جنہیں کفر واسلام کے مابین حد فاصل کا علم ہے؟ جنہیں عورتوں سے متعلق دن رات کے مسائل کا علم ہے؟ جنہیں اسلام کی عطا کی گئی حقیقی اسلامی زندگی کا علم ہے؟ کتنی ہیں جو فرائض جانتی ہیں؟ جو حقوق جانتی ہیں؟ جو حقوق و فرائض میں تمیز کا سلیقہ رکھتی ہیں؟

آزادیٔ نسواں کی علم بردار خواتین آزادی کے نام پر آوارگی، بے ہنگم پن، کفار و مشرکین کی بد چلنی، بد تہذیبی اور...... "لفڑ بغڑ" عورتوں کی بھونڈی نقل کے سوا کیا جانتی ہیں؟ انگریزی اردو کے چند اچھلتے الفاظ بول لینے کا نام تو جاننا نہیں۔ حماقتیں اور مزید حماقتیں اور انکا تسلسل...... اس کا نام آزادی نہیں آوارگی ہے۔ خباثت و دساست ہے۔ بلندی نہیں گراوٹ ہے اور حد درجہ کی گراوٹ ہے۔ ایسی ویسی گراوٹ؟ اس کے بعد صرف کافروں کا ملبوس اوڑھنے کی کسر باقی رہ جاتی ہے اور بس! مردان "عالی مقام" کو لیجیے تو ان میں سب سے "اعلا" طبقہ وہ ہے جو دینی شکل و صورت سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اس شکل و صورت کے لوگوں کو زمین کا بوجھ سمجھتا ہے۔ دوسرا طبقہ اُول جلول حرکتوں سے مرصع رسموں اور رواجی اعمال کو دین جاننے والا ہے۔ جو اپنی جہالت اور حماقت کو دین باور کراتا ہے اور اسی رنگ میں امت کو رنگنا چاہتا ہے۔ دولت کے غرے میں اہل علم کو رگید جاتا ہے اور بڑے فخر سے کہتا ہے "اسی پیو دادے توں جو کجھ لیا اے اوہواں صحیح اے۔ مولوی تے لڑاندے نیں"..... اور بلاشبہ کافر بھی یہی کہتا تھا　انا وجدنا آباءنا علیٰ اُمّتہ وانا علیٰ آثارھم مھتدون (القرآن)

(جس راستے پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اسی راہ پر ہم بھی گامزن ہیں)

تیسرا اعلیٰ نسل کا طبقہ وہ ہے جو دور دور رہ کر مولوی کا وعظ سنتا ہے اور کہتا ہے "چل یار ایہ وی سن لئے، مولوی کی سرکھاندا اے" وعظ سنتا ہے، سر دھنتا ہے اور شیطانی لذتوں میں کھو کر بہک جاتا ہے۔

چوتھا طبقہ وہ ہے جو دین کی باتوں کو اعماق جاں میں اتار لیتا ہے۔ اور پھر استقامت کا پہاڑ بن جاتا ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جو دین کی اشاعت اور تبلیغ و فروغ کا کام کرتا ہے اور اس کی ترویج میں لگا رہتا ہے، حوادث سے گھبراتا نہیں، مزاحمت سے ڈرتا نہیں، دشمنوں کی کلچرل موومنٹ اور کافرانہ ثقافتوں کی یلغار کا راستہ روکتا ہے۔ ثقافتی کارندوں، سرکاری گماشتوں اور ایجنسیوں کے دلالوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ بے وسیلہ ہو کر بھی میدان سے نہیں بھاگتا۔ کافرانہ اور مشرکانہ رویوں کی تاریک راتوں میں جاگتا ہے۔ وطن کے فرزند جو خواب غفلت میں مدہوش ہیں انہیں

جگاتا ہے۔ تاریکیوں کے مہیب سناٹے کو اللہ اکبر کی صدائے رستاخیز سے توڑتا ہے۔ گرتا پڑتا اپنے ہدف کی سمت بڑھتا رہتا ہے۔ اس خواہش اور طلب سے بے نیاز ہو کر اپنے فرض کی تکمیل میں مست رہتا ہے کہ کون تعریف کرتا ہے اور کون گالیوں کی "سوغات" بخشتا ہے۔ ریگ سے پھول اگاتا ہے، اس کی مہک سے عہد بہ عہد خوشبو بکھیرتا ہے۔ مشام جاں کو عطر بیز کرتا اور بدروحوں کی ہیئت اور ان کے ہیولے بدل دیتا ہے۔ یہی وہ مشنری مین ہے جو بھیک مانگتا ہے، زکواۃ، صدقات، چرم قربانی مانگ مانگ کے اس کی زبان کانٹا ہو جاتی ہے مگر وہ اپنی دُھن کا پکا ہے، نہ کسی چاہنے والے کے پیچھے چلتے ہوئے دُم ہلاتا ہے نہ کسی غلیظ گو سے نفرت کرتا ہے۔ بشارتیں دیتا ہے۔ آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ عسرتیں نہیں مسرتیں بانٹتا ہے۔ چاروں طرف راحتوں اور خوشیوں کے سورج اگاتا ہے۔ بے نیازی اسکی خو ہے، فقیرانہ اداؤں سے وہ مرصع ہے، اور اس کے یہ رویے اور یہ ادائیں انہیں کو بھاتی اور لبھاتی ہیں جن کے دلوں میں ایمان کی چنگاری سلگتی ہے۔ جنکے دلوں کی دھڑکنیں حق کے لئے دھک دھک کرتی ہیں، جن کی روح کی اتھاہ گہرائیوں میں روشنی کی کرن موجود ہے۔ جن کی محبتوں اور مودتوں کا مرکز رسالت پناہ ﷺ کا وجود پاک اور اس سے پھوٹنے والے اعمال صادقہ ہیں۔ جنکے فکر راست کا محور گفتگوئے رسول ﷺ ہے۔ جنکا قانون حضور ﷺ کی ادائیں ہیں۔ جو نبی کی اداؤں پر جانیں وار دیتے ہیں، انہیں پر مرمٹتے ہیں۔ جو ادائے رسول ﷺ کو ہی روحِ عصر مانتے ہیں اور اسکو پانے کے لئے اپنا سب کچھ ہار دیتے ہیں۔.........ع

قربان جانے والوں کے قربان جائیے۔

رجسٹرڈ 675	اصلی ہڈی جوڑ گولی	عطیہ خواجہ غریب شاہ

انسان کی ہڈی ٹوٹ جائے تو گولی کے تین حصے کر کے روزانہ نہار منہ مکھن کے ساتھ کھائیں اور پانچ دن تک نمک سے پرہیز کریں۔ اور اگر کس جانور کی ہڈی ٹوٹ جائے تو یہی گولی مکمل جوار، مکئی یا جو کے آٹے میں کھلائیں نمک، گندم اور چنے کے آٹے سے پرہیز کرائیں۔ نیز ہمارے ہاں بواسیر اور ہمہ قسم کے درد کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ نوٹ: مدرسہ کے لئے تعاون کی اپیل جاتی ہے۔

پتہ: صاحبزادہ قاری محمد طیب میانہ (اولاد سلطان عبدالحکیم)

مسجد حاجی بشیر احمد محلہ سلطانیہ عبدالحکیم، تحصیل کبیروالا ضلع خانیوال